Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء
عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

بروز جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۲۰ رجب ۱۳۹۲ھ، ۳۱ ظہور ۱۳۵۱ ہش، ۳۱ اگست ۱۹۷۲ء | نمبر ۱۹۹

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مَیں وُہی ہوں جو وقت پر اصلاحِ خلق کیلئے بھیجا گیا ہوں

تم شکر کے سجدات بجا لاؤ کہ جس زمانہ کا انتظار کرتے کرتے تمہارے بزرگ آباء گذر گئے وہ وقت تم نے پا لیا

"اے دانشمندو! تم اس سے تعجب مت کرو کہ خدا تعالیٰ نے اِس ضرورت کے وقت میں اور اس گہری تاریکی کے دنوں میں ایک آسمانی روشنی نازل کی اور ایک بندہ کو مصلحتِ عام کیلئے خاص کر کے بغرض اعلائے کلمۂ اسلام و اشاعتِ نورِ حضرت خیر الانام اور تائید مسلمانوں کیلئے اور نیز اُنکی اندرونی حالت کے صاف کرنے کے ارادہ سے دُنیا میں بھیجا۔ تعجب تو اس بات میں ہوتا کہ وُہ خدا جو حامیٔ دینِ اسلام ہے جس نے وعدہ کیا تھا کہ میں ہمیشہ تعلیم قرآنی کا نگہبان رہونگا اور اسے سرد اور بے رونق اور بے نُور ہونے نہیں دُونگا ...

... سو یہ تعجب کا مقام نہیں بلکہ ہزار در ہزار شکر کا مقام اور ایمان اور یقین کے بڑھانے کا وقت ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اپنے وعدہ کو پُورا کر دیا اور اپنے رسولؐ کی پیشگوئی میں ایک منٹ کا بھی فرق پڑنے نہیں دیا اور نہ صرف اس پیشگوئی کو پُورا کر کے دِکھلایا بلکہ آئندہ کیلئے بھی ہزاروں پیشگوئیوں اور خوارق کا دروازہ کھول دیا۔ اگر تم ایماندار ہو تو شکر کرو اور شکر کے سجدات بجا لاؤ کہ وُہ زمانہ جس کا انتظار کرتے کرتے تمہارے بزرگ آباء گزر گئے اور بیشمار رُوحیں اُس کے شوق میں ہی سفر کر گئیں وُہ وقت تم نے پا لیا۔ اب اِس کی قدر کرنا یا نہ کرنا اور اس سے فائدہ اُٹھانا یا نہ اُٹھانا تمہارے ہاتھ میں ہے۔ مَیں اِس کو بار بار بیان کرونگا اور اس کے اظہار سے مَیں رُک نہیں سکتا کہ مَیں وُہی ہُوں جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا تا دین کو تازہ طور پر دِلوں میں قائم کر دیا جائے۔"

(فتح اسلام صفحہ ۶ تا ۸)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ۔ ۳۰ ماہ ظہور۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ربوہ میں چند روز قیام فرمانے کے بعد آج صبح پونے چھ بجے بذریعہ موٹر کار ربوہ سے ایبٹ آباد روانہ ہو گئے۔ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی حرم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بھی حضور کے ہمراہ تشریف لے گئی ہیں۔ ان کے علاوہ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔ صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب اور مکرم مولوی عبدالحکیم صاحب اکمل پرائیویٹ سیکرٹری بھی حضور کے ہمراہ گئے ہیں۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب جماعت حضور کی صحت و عافیت کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ہر آن حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

حضور نے محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کو امیر مقامی مقرر فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم چوہدری ظفر احمد صاحب گھمن ایم اے آف سب جج تحصیل ضلع سیالکوٹ حال شیزان انٹرنیشنل لاہور اور ان کی اہلیہ محترمہ صادقہ رمضان صاحبہ ایم اے لیکچرار جامعہ نصرت ربوہ کو ۳۰/۳۱ جولائی کی درمیانی شب کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت نصر اللہ خاں نام تجویز فرمایا۔

نومولود محترم صوفی رمضان علی صاحب ریٹائرڈ معاون ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچہ کو لمبی صالح زندگی عطا فرمائے اور اسے والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

ربوہ میں جدید پریس لگائے جانے کا منصوبہ

اور

اسکے ابتدائی انتظامات

ربوہ ۲۸ اگست۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پچھلے سال ربوہ میں ایک جدید پریس لگائے جانے کا اعلان فرمایا تھا۔ اس منصوبہ کو تکمیل تک پہنچانے کیلئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے "نصرت پرنٹرز اینڈ پبلشرز" کے نام سے ایک کمپنی تجویز فرما دی تھی جس کو رجسٹرڈ کروا لیا گیا تھا اور اُس نے اپنا کام شروع کر دیا۔ پریس لگانے کے لئے ابتدائی اہم مرحلہ مناسب اور کھلی زمین کے حصول کا تھا کیونکہ حضور ایدہ اللہ کا منشاء مبارک یہ تھا کہ زمین اتنی کشادہ ہو جس میں پریس کو وقتاً فوقتاً بڑھایا جا سکے۔

مورخہ ۲۴ اگست کو بعد نماز عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تعلیم الاسلام کالج کے مشرقی جانب کھلی زمین کا معائنہ فرمایا اور مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب سیکرٹری آبادی کمیٹی ربوہ کو ارشاد فرمایا کہ وہ زمین کی حدود کی لائنیں لگوا دیں چنانچہ حدود کی لائنیں مکمل ہو جانے کے بعد مورخہ ۲۸ اگست کو بعد نماز عصر حضور ایدہ اللہ مجوزہ زمین دیکھنے کیلئے تشریف لے گئے اور زمین کو چاروں طرف سے ملاحظہ فرمایا اور پریس کیلئے اس زمین کی منظوری عطا فرما دی۔ اس زمین کا رقبہ قریباً چار ایکڑ ہے اور پریس کو وقتاً فوقتاً بڑھانے کیلئے اسمیں کافی گنجائش موجود ہے۔

احباب سے درخواست ہے کہ وہ دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ پریس لگائے جانے کے عظیم منصوبہ کو جلد مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے تا اس پریس سے قرآن مجید اور اسلامی لٹریچر طبع ہو کر دُنیا کو منور کر دے۔ آمین

(ابو المنیر نور الحق سیکرٹری نصرت پرنٹرز اینڈ پبلشرز ربوہ)

بشاشتِ قلب کے ساتھ چندہ عام، حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ ماہ بماہ ادا فرمائیے! (ناظر بیت المال (آمد) ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبد الحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی، ربوہ ٭ قائم مقام ایڈیٹر: شیخ خورشید احمد

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۲۱ ظہور ۱۳۵۱ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نوجوانوں کی تربیت واصلاح کا مسئلہ

گذشتہ اشاعت میں ہم ایک مضمون کے چند اقتباس درج کرچکے ہیں جس میں مسلمانوں کی موجودہ اخلاقی اور رُوحانی زبوں حالی کا بڑے دردانگیز پیرایہ میں ذکر کیا گیا ہے۔ ہم نے بتایا تھا کہ تمام خامیوں، کمزوریوں اور نقائص کے باوجود مایوس ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے کیونکہ سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق تنزّل و ادبار کے دَور کے بعد پھر اسلام پر ترقی کا زمانہ آنا بہرحال مقدّر ہوچکا ہے۔ البتہ یہ ضروری ہے کہ ہم اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے دن کو قریب سے قریب تر لانے کے لئے اس عملی جدوجہد میں بھرپور حصہ لیں جو اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کے اذن سے غلبۂ اسلام کے لئے جاری ہے۔ اس مضمون میں فاضل مضمون نگار نے مسلمانوں کے نوجوان طبقہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:-

"نوجوان طبقہ بھی راہ راست پہ گامزن نہیں رہا۔ ان کی چال بے ڈھنگی اطوار نرالے اور حلیے جناتی ہیں۔ ذمہ داری کا احساس نہیں.... اسلاف کی عظمت اور شوکت سے واقف نہیں۔ محنت ان کا شیوہ نہیں.... ہمارا نوجوان طبقہ کس طرف رواں ہے؟ ان کی منزل کیا ہے؟ یہ پھول کیوں مُرجھا گئے؟ یہ وہ غنچے ہیں جو اپنے وقت سے پہلے کملائے جارہے ہیں۔ انکو کس نے بگاڑا ہے۔ ان کی بے راہ روی کی ذمہ داری ہم پر اور صرف ہم پر عائد ہوتی ہے، ان کے سامنے کوئی نمونہ نہیں۔ انہوں نے جب آنکھ کھولی تو انہوں نے راشی افسروں کی کہانیاں سُنیں۔ خائن تاجروں کے عیش و نشاط کے قصے سُنے.... جب انہوں نے اپنی زندگی پر نگاہ ڈالی تو محرومی اور یاس کے گھمبیر سمندر میں ڈوبا ہوا پایا۔ انہوں نے بغاوت کردی۔ یہ معصوم باغی نہیں۔ ان کو اب بھی اگر قوم سہارا دے تو یہ ستارے بن کر چمکیں گے۔ یہ ملک کے محافظ اور ملک کی بیٹیوں اور ماؤں کی آبرو کے نگہبان ہوں گے۔
یہ خوابِ گراں میں مبتلا ہیں انہیں جگاؤ"

(نوائے وقت ۲۰ اگست ۱۹۷۲ء)

اس اقتباس میں بڑی دردمندی کے ساتھ مسلمان نوجوانوں کی موجودہ حالت کا نقشہ کھینچا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ اس کی سب سے بڑھ کر ذمہ داری بڑوں پر عائد ہوتی ہے جنہوں نے نہ ان کی بروقت مناسب راہ نمائی کی اور نہ اُن کے سامنے اپنا نیک نمونہ پیش کیا۔

یہ بالکل صحیح اور درست ہے کہ حقیقی تربیت کے لئے نیک نمونہ پیش کرنا بہت ضروری ہے۔ نمونہ اور مثالی کردار کی اہمیت تو اس سے ہی واضح ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کی راہ نمائی اور ہدایت کے لئے محض شریعت کا نزول کافی نہ سمجھا بلکہ اس کا عملی نمونہ پیش کرنے کے لئے انبیاء کو بھی مبعوث کیا۔ اللہ تعالیٰ اِس بات پر قادر تھا کہ بغیر کسی انسان کے توسط کے شریعت نازل کردیتا لیکن اسے اپنے بندوں کی اس احتیاج کا علم ہے کہ وہ ہر زمانہ اور ہر دَور میں نمونہ کے محتاج ہیں۔ لہٰذا اس نے جب بھی شریعت کی کوئی کتاب دی تو انبیاء علیہم السلام کی معرفت ہی اسے نازل کیا اور انہیں مخاطب کرکے فرمایا "اِنِّیْ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا" یعنی میں تجھے لوگوں کا امام مقرر کرتا ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کی تشریح میں فرماتے ہیں:-

"اس جگہ امامت سے لوگوں کے لئے ایک نمونہ اور مقتدی بنانا مراد ہے۔
..... ہر نبی اپنی قوم کے لئے اسوہ ہوتا ہے" (تفسیر سورۂ بقرہ)

جب اللہ تعالیٰ نے آخری اور مکمل شریعت (جس کا دَور تاقیامت ہے) قرآنِ عظیم کی صورت میں نازل فرمائی تو اسے بھی اپنے کامل ترین بندہ اور تمام اوّلین اور آخرین کے سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل فرمایا اور آپ کے اُسوۂ حسنہ کو قرآنی اخلاق کا بہترین نمونہ قرار دیا۔ پھر امتِ محمدیہ میں بھی احیائے دین کی خاطر اولیاء اور مجدّدین اور آخری زمانہ میں مسیح موعود اور مہدئ معہود کی آمد کی بشارت دے کر ہمیں بتایا کہ قرآنِ مجید جیسی کامل شریعت کی موجودگی میں بھی عملی نمونہ کی ضرورت و اہمیت ہر دَور اور ہر زمانہ میں مسلّم و برقرار رہے گی۔

نوجوانوں کی تربیت و اصلاح کے سلسلے میں یہ بھی یاد رہے کہ محض انہیں مطعون کرنے سے کچھ نہ بنے گا، بلکہ اس طرح شائد وہ زیادہ بگڑ جائیں۔ لہٰذا ضرورت اِس امر کی ہے کہ ہم انکی اصلاح کے لئے دردِ دل سے دُعائیں کریں اور پھر انکے ساتھ قریبی رابطہ اور گہرا تعلق بھی قائم کریں اور اُن کے جذبات و احساسات کو سمجھیں اور پھر حکمت و موعظت کے ساتھ شفقت و ہمدردی کے رنگ میں مناسبِ حال طریق سے ان کی اصلاح کرنے کی کوشش کریں۔ قرآنِ کریم تو غیروں کے ساتھ بات چیت کے بارہ میں بھی ہمیں ہدائت دیتا ہے کہ:-

وَلَا تُجَادِلُوْٓا اَھْلَ الْکِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ (عنکبوت)

یعنی اہلِ کتاب کے ساتھ جھگڑے اور بحث کے رنگ میں گفتگو نہ کیا کرو، بلکہ نہایت عمدہ اور شائستہ طریق سے اُنہیں سمجھایا کرو۔

ظاہر ہے کہ جب غیروں سے گفتگو کے متعلق یہ ہدائت ہے تو اپنوں کے ساتھ تو ہمارا رویہ بدرجہ اتم مشفقانہ اور ہمدردانہ ہونا چاہیئے۔ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے ایک اور جگہ فرمایا:-

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ (النحل)

یعنی تو لوگوں کو نہائت حکیمانہ طریق سے اور موزون نصیحت کے ذریعہ اپنے ربّ کی طرف بلایا کر۔

نوجوانوں کی تربیت و اصلاح اِس زمانہ کا اہم ترین مسئلہ ہے۔ ان کی اصلاح سے ہی اسلام کا اور ملک و ملّت کا نام روشن ہوسکتا ہے۔ اور اگر ان کے موجودہ بگاڑ کو جاری رہنے دیا گیا اور انہیں صحیح معنوں میں اسلام کے رنگ میں رنگین کرنے کی کوشش نہ کی گئی تو پھر ان کے روشن مستقبل کی توقع کس طرح کی جاسکتی ہے۔

غرض نوجوانوں کی اصلاح کی کوشش، نیک نمونہ اور دُعاؤں سے ہی ہوسکتی ہے۔ یہی وہ ذرائع ہیں جنہیں توجہ اور التزام کے ساتھ اختیار کرنے سے ہمارے نوجوان ملک و ملّت کے آسمان پہ ستارے بن کر چمک سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مندرجہ ذیل ارشاد ہم سب کے لئے مشعلِ راہ کا کام دے سکتا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:-

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہوسکتی۔
... قرآنِ کریم نے اس پر خاص زور دیا ہے۔ چنانچہ سورۂ لقمان میں حضرت لقمان کی اپنے بیٹے کو مخاطب کرکے جو نصیحتیں بیان کی گئی ہیں انمیں ایک نصیحت یہ ہے کہ:

واقصد فی مشیک واغضض من صوتک

کہ تمہارے ساتھ چونکہ کمزور لوگ بھی ہوں گے، اس لئے ایسی طرز پہ چلنا کہ کمزور رہ نہ جائیں۔

.... دوسرے جب بھی تم کوئی حکم دو محبّت پیار اور سمجھا کر دو اس طرح نہ کہو کہ ہم یُوں کہتے ہیں۔ بلکہ ایسے رنگ میں بات پیش کرو کہ لوگ اسے سمجھ سکیں اور وُہ کہیں کہ اسے تسلیم کرنے میں تو ہمارا اپنا فائدہ ہے۔ میانہ روی اور پُرحکمت کلام یہ دو چیزیں مل کر قوم میں ترقی کی روح پیدا کرتی ہیں...... پس ایسے ذرائع اختیار کرو جن سے قوم کے دماغ کی تربیت ہو۔ خصوصًا نوجوانوں کے دماغ کی تربیت ہو۔ کیونکہ زیادہ تر کاموں کی ذمہ داری نوجوانوں پر ہی پڑنے والی ہے۔ اگر نوجوانوں میں بُری باتیں پیدا ہونگی... تو یقینًا آج نہیں تو کل وہ قوم تباہ ہو جائے گی۔ بالخصوص جھوٹ ایسا خطرناک مرض ہے کہ یہ انسان کے ایمان کو جڑ سے اکھیڑ دیتا ہے۔ ... مگر یہ باتیں بچپن ہی میں پیدا ہوتی ہیں۔ پس اگر نوجوانوں... کے اخلاق کو صحیح رنگ میں ڈھالا جائے تو یقینًا قوم کی ترقی میں بہت مدد مل سکتی ہے۔"

(مشعلِ راہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تربیتِ اولاد اور دعا

(مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب خادم مہدی آباد ضلع نوابشاہ)

والدین کو اپنی اولاد سے بے انتہا محبت اور پیار ہوتا ہے۔ بچوں کو خوش دیکھ کر وہ خوش ہوتے ہیں اور بچوں کی ذرا سی تکلیف اور افسردگی انہیں بے چین و بے قرار کر دیتی ہے۔ بچوں کی وقتی اور عارضی خوشی یا غم سے والدین کا خوش یا غمگین ہو جانا ایک طبعی امر ہے اور اس امر میں مومن اور غیر مومن ہر دو قسم کے والدین مشترک حیثیت رکھتے ہیں۔ لیکن جہاں تک بچوں کی حقیقی و دائمی خوشی اور ان کی دنیوی زندگی کے علاوہ اُخروی فلاح و کامیابی کا تعلق ہے مومن والدین کا مطمح نظر غیر مومن والدین سے قطعی مختلف اور ممتاز ہوتا ہے کیونکہ وہ صرف بچوں کی دنیوی عزت و رفعت اور مسرت کو مدنظر نہیں رکھتے بلکہ وہ چاہتے ہیں کہ ان کے بچے دنیا و آخرت دونوں کی حسنات سے بہرہ ور ہوں۔ چنانچہ نقطۂ نگاہ کا یہی فرق بچوں کی پرورش، نگہداشت اور تربیت کے طریقوں پر اثر انداز ہوتا ہے۔ جہاں غیر مومن لوگ اپنی اولاد کی خالص مادی نظریہ کے ماتحت تربیت و تہذیب کرتے ہیں اور اس تربیت کو وہ اپنی ظاہری کوششوں اور تدابیر سے وابستہ سمجھتے ہیں وہاں صاحب ایمان اور مسلمان افراد اس حقیقت پر کامل یقین رکھتے ہیں کہ بڑے ہوں یا بچے اُن کی ہدایت و تربیت اور اصلاح خالق حقیقی کے فضل پر منحصر ہے اور کوئی شخص خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی تائید و نصرت کے بغیر محض اپنی ذاتی کوشش اور جدوجہد سے بچوں کے اخلاق و کردار کو اپنی خواہش و مرضی کے مطابق نہیں ڈھال سکتا اور نہ ہی ان کو ایک کامیاب زندگی کا مالک بنا سکتا ہے اس سلسلہ میں فقط عملی تدابیر اور ظاہری کوششیں اکثر بالکل رائیگاں جاتی ہیں۔

چنانچہ دنیا میں ایسی مثالیں مشاہدہ میں آتی ہیں کہ بہت سے بچے بڑے ہو کر اپنے والدین کی خواہشات کے خلاف نکلتے ہیں۔ اور ان میں وہ سیرت و کردار اور اوصاف و اطوار پیدا نہیں ہونے پاتے جن کی والدین ان سے توقع رکھتے ہیں۔ پس ایک سچا مومن اولاد کی اصلاح و تربیت کے لئے عملی تدابیر تو اختیار کرتا ہے مگر ان تدابیر ہی کو اصلاح کا حتمی اور یقینی ذریعہ تصور نہیں کرتا اور نہ ہی ان تدابیر پر بھروسہ کرتا ہے۔ بلکہ اس کا اصل بھروسہ اور توکل (تمام ظاہری تدابیر اختیار کرنے کے باوجود) اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہوتا ہے اور اپنی تدابیر کے بابرکت نتائج اور اچھے ثمرات کے پیدا ہونے کے لئے وہ عاجزانہ اپنے رب کے حضور جھکتا اور دعا کے ذریعہ اس کی مدد و نصرت اور اس کے فضل کا طالب ہوتا ہے۔

قرآن حکیم کے مطالعہ سے یہ حقیقت ہم پر کھلتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے انبیاء (جو اصلاحِ خلق کے عظیم کام میں دنیا کے لئے نمونہ ہوتے ہیں) ہمیشہ اپنے ہر کام میں خدا تعالیٰ سے استعانت اور دعا کو مقدم رکھتے ہیں۔ اصلاحِ خلق کا اہم ترین فرض ہو یا اپنے بچوں کی نیکی و تقویٰ اور تربیت کا نازک کام وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے اور اس کی مدد کے طالب ہوتے ہیں مثال کے طور پر قرآن کریم کی مندرجہ ذیل آیات اس حقیقت پر شاہد ہیں۔

(۱)۔ رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي

اے میرے رب مجھے اور میری اولاد کو بھی نماز کے قائم کرنے والے بنا۔

(۲)۔ حضرت زکریاؑ کی دعا قرآن کریم میں ان الفاظ میں مذکور ہے۔

رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَّدُنْكَ
ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ
سَمِيعُ الدُّعَاءِ۔

(آل عمران ع۴)

"اے میرے رب تو مجھے اپنی جناب سے پاک اولاد بخش تو یقیناً دعاؤں کو بہت قبول کرنے والا ہے"

(۳)۔ اللہ تعالیٰ نے عباد الرحمٰن کی ایک صفت یہ بیان فرمائی ہے کہ وہ اپنے رب سے یہ دعا کرتے رہتے ہیں کہ:-

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ
أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا
قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَّ
اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ
إِمَامًا۔ (الفرقان ع۶)

اے ہمارے رب! ہم کو ہماری بیویوں کی طرف سے اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں متقیوں کا امام بنا۔

(۴)۔ حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کی مشترکہ دعا قرآن کریم میں ان الفاظ میں بیان ہوئی ہے۔

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا
مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَ
مِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً
مُّسْلِمَةً لَّكَ۔ الخ

(البقرۃ ع۱۵)

اے ہمارے رب! اور ہم دونوں کو اپنا فرمانبردار (بندہ) بنا لے اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک فرمانبردار جماعت بنا"

ان آیات سے انبیاء کرام علیہم السلام کی اس سنت کا پتہ چلتا ہے کہ (چونکہ اولاد کی خواہش اور ضرورت کا اصل اور حقیقی تصور یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کے فرمانبردار اور صالح بندوں کی نسل دنیا میں قائم ہو جس کے ذریعہ ہر زمانہ میں نیکی و راستی کا دور دورہ ہو) وہ جس خاص مقصد اور مشن کو لے کر دنیا میں مبعوث ہوتے ہیں اس کی تکمیل و کامیابی کے لئے دعائیں کرنے کے علاوہ اپنی اولاد اور بیوی بچوں کی اصلاح اور ان کے نیکی و تقویٰ پر قائم رہنے کے لئے کثرت سے دعائیں مانگتے ہیں اور ان کی یہ دعائیں اولاد کی پیدائش سے قبل اور پیدائش کے بعد ہر دو زمانوں میں جاری رہتی ہیں۔ کیونکہ در حقیقت اولاد کی اصلاح و تربیت کا زمانہ اس کی پیدائش کے بعد ہی شروع نہیں ہوتا بلکہ اس کا آغاز اس وقت ہی ہو جاتا ہے جب میاں بیوی رشتۂ ازدواج میں منسلک ہوتے ہیں کیونکہ میاں بیوی کے خیالات و عادات کا اثر رحمِ مادر میں ہی بچے پر پڑنا شروع ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میاں بیوی کو یہ ہدایت فرمائی ہے کہ جب وہ باہم ملیں تو یہ دعا مانگیں کہ:-

"اے اللہ تو ہمیں شیطان
کے اثر سے محفوظ رکھ اور
اس بچے کو بھی شیطان کے
اثر سے محفوظ رکھ جو تو
ہمیں عطا فرمائے"

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس ہدایت و فرمان سے ظاہر ہے کہ جو شخص چاہتا ہے کہ اس کے ہاں صالح اور طیب اولاد پیدا ہو اُسے چاہیئے کہ وہ اپنی شادی کے ساتھ ہی یہ دعا مانگنی شروع کر دے کہ

رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَّدُنْكَ
ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ
سَمِيعُ الدُّعَاءِ۔

اور ساتھ ہی ساتھ اپنی ذاتی اصلاح کے لئے بھی دعا اور کوشش شروع کر دے اور پھر جب اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کسی کو اولاد کی نعمت سے سرفراز فرما دے تو پھر دعا کا یہ مبارک سلسلہ جاری رکھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حیات طیبہ اور سیرت مقدسہ کے مطالعہ سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپؑ بھی انبیاء کرامؑ کی اس سنت پر بڑی پابندی کے ساتھ عمل فرماتے تھے۔ چنانچہ حضورؑ خود تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"میں التزاماً چند دعائیں ہر روز مانگا کرتا ہوں۔

اوّل۔ اپنے نفس کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ خداوند کریم مجھ سے وہ کام لے جس سے اس کی عزت و جلال ظاہر ہو اور اپنی رضا کی پوری توفیق عطا کرے۔

دوم:۔ پھر اپنے گھر کے لوگوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ ان سے قرۃ عین اولاد عطا ہو اور اللہ تعالیٰ کی مرضیات کی راہ پر چلیں۔

سوم۔ پھر اپنے بچوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ یہ سب دین کے خدام بنیں۔

چہارم:۔ پھر اپنے مخلص دوستوں کے لئے نام بنام۔

پنجم۔ اور پھر ان سب کے لئے جو اس سلسلہ سے وابستہ ہیں خواہ ہم انہیں جانتے ہیں یا نہیں جانتے"

(ملفوظات جلد دوم ص۴۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات اور دعاؤں کی یہ ترتیب اوپر درج کی جانیوالی قرآنی آیات کی بہترین عملی تفسیر کا رنگ رکھتے ہیں اور ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کا علم حاصل ہوتا ہے۔ اگر کوئی خوش نصیب حضرت اقدسؑ کے اس نمونہ مبارکہ کے مطابق اسی ترتیب سے حضورؑ کی بیان فرمودہ ان دعاؤں کو اپنا روزانہ کا معمول بنا لے تو خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ خود بھی صالح بن جائے گا اور صالح اولاد کی نعمت سے بھی یقیناً سرفراز ہو گا۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ اولاد کی اصلاح و ہدایت اور تربیت کا دار و مدار اللہ تعالیٰ کے فضل پر ہے اور کوئی شخص خود ساختہ تدبیروں اور زورِ بازو سے اس مقصد کو حاصل نہیں کر سکتا۔ بعض لوگوں کی یہ عادت دیکھی گئی ہے کہ وہ اولاد کی تربیت و اصلاح کے کام میں بغیر ضروری سختی سے کام لیتے ہیں وہ نہ تو موقع و محل کی مناسبت کا لحاظ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رکھتے ہیں نہ بچوں کے طبعی اور فطری تقاضوں اور رجحانات کو سمجھتے ہیں اور نہ ہی بچوں کے جذبات و احساسات کا کچھ خیال کرتے ہیں بلکہ بچوں کی تربیت کرتے کرتے خود اپنی تربیت سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں مثلاً بعض حضرات کی یہ عادت ہوتی ہے کہ بات بات پر بچوں کو ٹوکتے چلے جاتے ہیں۔ ذرا ذرا سی بات کا نوٹس لینا ضروری سمجھتے وہ اپنی اولاد کی کسی اچھی عادت یا اچھے کام پر بھول کر بھی ان کو شاباش نہیں دیں گے اور نہ ہی ان کی حوصلہ افزائی کریں گے ہاں اگر وہ کوئی ایسی ادنیٰ سی حرکت بھی کر بیٹھیں جو ان کی مرضی کے خلاف ہو تو تنقید تنقیص اور سرزنش کا ایک طوفان کھڑا کر دیں گے۔ اور بیچارے بچے کو اس قدر کوسیں گے کہ وہ اپنے آپ کو ایک حقیر و مظلوم اور مجرم سمجھنے لگ جائے گا۔ ایسے احباب یہ خیال نہیں فرماتے کہ اصلاح کا یہ خود ساختہ طریق اولاد کی زندگی اور اس کی صلاحیتوں کی نشوونما کے لئے کس قدر خطرناک ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ ذیل ارشادات ایسے احباب کے لئے مشعلِ راہ ہیں۔

حضور فرماتے ہیں :-

"ہدایت اور تربیت حقیقی خدا تعالیٰ کا فعل ہے سخت پیچھا کرنا اور ایک امر پر اصرار کو حد سے گزار دینا یعنی بات بات پر بچوں کو روکنا اور ٹوکنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ گویا ہم ہی ہدایت کے مالک ہیں اور ہم اس کو اپنی مرضی کے مطابق ایک راہ پر لے آئیں گے یہ ایک قسم کا شرکِ خفی ہے اس سے ہماری جماعت کو پرہیز کرنا چاہیئے ہم تو اپنے بچوں کے لئے دعا کرتے ہیں اور سرسری طور پر قواعد اور آداب تعلیم کی پابندی کراتے ہیں بس اس سے زیادہ نہیں اور پھر اپنا پورا بھروسہ اللہ تعالیٰ پر رکھتے ہیں جیسا کسی میں سعادت کا تخم ہوگا وقت پر سرسبز ہو جائے گا۔" (ملفوظات جلد دوم ص۵)

ایک مرتبہ ایک دوست نے اپنے بچے کو مارا حضور اس سے بہت متاثر ہوئے اور انہیں بلا کر بڑی دردانگیز تقریر فرمائی اور فرمایا:

"میرے نزدیک بچوں کو یوں مارنا شرک میں داخل ہے گویا بدمزاج مارنے والا ہدایت اور ربوبیت میں اپنے تئیں حصہ دار بنانا چاہتا ہے ایک جوش والا آدمی جب کسی بات پر سزا دیتا ہے تو اشتعال میں بڑھتے بڑھتے ایک دشمن کا رنگ اختیار کر لیتا ہے اور جرم کی حد سے سزا میں کوسوں تجاوز کر جاتا ہے اگر کوئی شخص خوددار ہو اپنے نفس کی باگ کو ہاتھ سے نہ دینے والا اور پورا متحمل اور بردبار اور باسکون اور باوقار ہو تو اسے البتہ حق پہنچتا ہے کہ کسی وقت مناسب پر کسی حد تک بچہ کو سزا دے یا چشم نمائی کرے مگر مغلوب الغضب اور سبک سر اور طائش العقل ہرگز سزاوار نہیں کہ بچوں کی تربیت کا متکفل ہو جس طرح اور جس قدر سزا دینے میں کوشش کی جاتی ہے کاش دعا میں لگ جائیں اور بچوں کے لئے سوزِ دل سے دعا کرنے کو ایک حزب مقرر کر لیں اس لئے کہ والدین کی دعا کو بچوں کے حق میں خاص قبول بخشا گیا ہے۔" (ملفوظات جلد ۲ ص۴)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان ارشادات کے سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ ہماری عملی اصلاح ہو اور ہماری اولاد کی اصلاح کا مقصد بھی صحیح رنگ میں پورا ہو۔

عشرہ تحریکِ جدید کو کامیاب بنائیں

(مکرم منور شمیم صاحب خالد مہتمم تحریک جدید مجلس مرکزیہ۔ ربوہ)

مجالس ہائے خدام الاحمدیہ یکم سے دس تبوک (ستمبر ۷۲ء) تک عشرہ تحریک جدید (وصولی) منا رہی ہیں۔ اس موقعہ پر صدر محترم مجلس خدام الاحمدیہ اور مکرم وکیل الاعلیٰ صاحب تحریک جدید انجمن احمدیہ نے خدام کے نام خصوصی پیغامات ارسال فرمائے ہیں جو بذریعہ الفضل اور ضروری ہدایات پر مشتمل پمفلٹ کے ذریعہ مجالس خدام الاحمدیہ تک پہنچ چکے ہیں۔ تمام قائدین کرام، عہدیداران اور خدام سے پر زور اپیل ہے کہ خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق کے مطابق آگے بڑھیں۔ دوسروں کو آگے لائیں اور عشرہ تحریک جدید کو کامیاب بنائیں۔

اے خدام اسلام و احمدیت! یہ حقیقت ہمیشہ ہمارے مدنظر رہنی چاہیئے کہ تحریک جدید کا عظیم الشان نظام دراصل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی اس بشارت کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" کی عملی تعبیر ہے۔ یہ عظیم الٰہی بشارت حقیقی خوشیوں اور مسرتوں کی حامل عظیم بشارت ہر احمدی سے عموماً اور ہر خادم سے خصوصاً تحریک جدید کی عظیم مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے اور تسلسل سے حصہ لیتے رہنے کی متقاضی ہے۔ آج زمانہ میں اسلام کی سنہری تعلیم کو چاردانگ عالم میں پھیلانے اور پیاسی روحوں کی روحانی تسکین کے لئے تبلیغی مشن قائم کرنا مبلغین تیار کرنا۔ قرآن کریم کے تراجم و تفاسیر مختلف زبانوں میں شائع کرنا مساجد سکول اور ہسپتال قائم کر کے بنی نوع انسان کی دینی دنیاوی فلاح و بہبود کے ذریعہ اخروی نجات کا سامان بہم پہنچانا۔ یہ وہ اعلیٰ و ارفع مقاصد ہیں جو براہ راست خلیفۂ وقت کی نگرانی و رہنمائی میں تحریک جدید کے نظام کے تحت حاصل کئے جا رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں دنیا کے مختلف حصوں اور خطوں میں بسنے والی مخلوقِ خدا کی دینی و روحانی فلاح و بہبود کے تقاضے، مطالبات اور ضروریات وقت کے ساتھ ساتھ بڑھتی جا رہی ہیں۔ جنہیں پورا کرنے کے لئے جو کثیر اخراجات اٹھتے ہیں انہیں مہیا کرنا ہر احمدی پر لازم ہے اس سلسلہ میں عائد ہونے والی ذمہ داریوں کو تحریک جدید کے مالی جہاد کے ذریعہ ادا کر کے ہی ہم خدا تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے وارث بن سکتے ہیں خدام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے مندرجہ ذیل ارشادات عالیہ کو پیش نظر رکھ کر تحریک جدید کو کامیاب بنائیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :-

"اس سے قبل کہ وہ دن آئے جس دن خرید و فروخت بھی فائدہ نہیں دیتی کسی دوست کی دوستی فائدہ نہیں دیتی کوئی شفاعت کرنے والا پاس نہیں آتا ایسے آدمی کے پاس نہیں آتا جس نے اللہ کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر اس سے یہ وعدہ کیا ہو کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے لیکن جب دین کی آواز اٹھے اور وہ کہے کہ دنیا کے دھندوں میں پھنسے ہوئے ہیں دین کی ضرورتوں کو کیسے پورا کریں۔ ایسے لوگوں کو اس دن نہ کوئی سود و النفع دے سکتا ہے اور نہ کوئی دوستی نفع پہنچا سکتی ہے نہ کوئی شفاعت کرنے والا میسر آ سکتا ہے۔ اس دن سے قبل اپنے رب کی رضا کو ڈھونڈتے ہوئے اور اس کو پانے کے لئے ان قربانیوں کو اس کے قدموں میں جا رکھو کہ جن کا وہ آج مطالبہ کر رہا ہے جن کا مطالبہ آج وقت کی ضرورت کر رہی ہے جن کا مطالبہ آج یورپین اور دوسرا دنیا کی اقوام کے حالات کر رہے ہیں"

تحریک جدید کے سالانہ بجٹ کے بارہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"میں نے اپنے ایک خطبہ میں بتایا تھا کہ جماعت میں اتنی استعداد ہے کہ وہ تحریک کا چندہ سات لاکھ نوے ہزار کا بجٹ پورا کر سکے۔ اگر وہ تحریک جدید کی اہمیت کو سمجھیں اگر وہ ان الٰہی برکتوں کا احساس رکھیں جو تحریک جدید میں معمولی اور حقیر قربانیوں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ سے ہم نے حاصل کی ہیں اگر وہ اسلام کی ضرورت کو پہچانیں اور یہ یقین رکھیں کہ ضرورت وقت سے شاید ہزارواں حصہ بھی نہیں جو ہم دے رہے ہیں لیکن جتنا ہم دے سکتے ہیں وہ ہمیں دینا چاہیئے تاکہ جو ہم نہیں دے سکتے اور جس کی ضرورت ہے اس کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور برکت سے پورا کر دے"

مزید فرمایا:

"ہم نے اپنے سامنے جو ایک ٹارگٹ رکھا ہے یعنی ہم نے جو فیصلہ کیا ہے کہ تحریک جدید میں اتنی رقم جمع ہو۔ پاکستانی جماعت کو وہ جمع کرنی چاہیئے اور یہ طے شدہ منصوبہ سات لاکھ نوے ہزار بجٹ پر مشتمل ہے۔"

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مندرجہ بالا بابرکت ارشادات کی روشنی میں ہر خادم پر لازم ہے کہ وہ خلیفۂ وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے تحریک جدید کے مالی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے۔ بالخصوص الٰہی سلسلہ سے منسلک قربانیاں کرنے والوں کے لئے خدا تعالیٰ نے خاص بشارتیں دی ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں ان کا وارث بنائے آمین۔

سال رواں کے دوران تحریک جدید کے چندہ کی وصولی کی رفتار تسلی بخش نہیں ہے جیسا کہ مکرم وکیل المال صاحب تحریک جدید کے ایک نوٹ سے ظاہر ہے کہ مالی سال کے دس ماہ میں چھ لاکھ بیس ہزار کے سالانہ بجٹ میں سے تاحال صرف دو لاکھ ستائیس ہزار یعنی ایک تہائی وصولی ہوئی ہے بجٹ کا بقیہ چھیاسٹھ فی صد حصہ اگلے دو ماہ کے مختصر عرصہ میں قابل وصول ہے یہ امر فکر انگیز ہے اور ہم سب پر بڑی بھاری ذمہ داری عائد ہو رہی ہے۔ تمام قائدین کرام سے درخواست ہے کہ عشرہ وصولی کو کامیاب بنانے کے لئے بھرپور کوشش کریں اور اس عرصہ میں کوئی خادم ایسا نہ رہ

(باقی صفحہ ۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah
79

چندہ سائنس بلاک جامعہ نصرت ربوہ

الحمد للہ سائنس بلاک کی تکمیل ہو چکی ہے اور چندہ پورا ہونے کا اعلان بھی کیا جا چکا ہے۔ لیکن بعض بہنوں کے ذمہ بقایا جات تھے اس لئے گزشتہ اعلان کے بعد جن بہنوں کی طرف سے چندہ وصول ہوا ان کی تفصیل درج ذیل کی جاتی ہے اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطاء کرے اور ہر قربانی میں پہلے سے زیادہ شوق سے حصہ لینے کی توفیق بھی عطاء فرمائے۔ اس وقت تک کل رقم ۷۸۹۵۱۳-۱۴ اس مد کی لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کو وصول ہوئی ہے اب عہدہ داران چندہ تحریک خاص کی وصولی کی طرف زیادہ توجہ دیں (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

مکرمہ	صاحبزادی امۃ السلام بیگم صاحبہ زوجہ مرزا رشید احمد صاحب	۹۰۶٫۰۰	روپے
"	بیگم صاحبہ نذیر احمد صاحب سونگی دارالرحمت نمبر ۲ ربوہ	۵۵٫۰۰	روپے
"	مریم صدیقہ صاحبہ سید ناصر شاہ صاحب ملتان	۸٫۰۰	روپے
"	بشریٰ صاحبہ بنت شیخ قدرت اللہ صاحب ملتان	۱۰٫۰۰	روپے
"	سکینہ عثمان صاحبہ ربوہ آف کویت کل ادائیگی ۳۱۰/-	۳۰۰٫۰۰	روپے
"	نعیمہ بیگم صاحبہ زوجہ حمید احمد صاحب رانا کراچی	۱۰۰٫۰۰	روپے
مکرم	محمد اعظم صاحب محمد کریانہ سٹور ضلع حیدر آباد	۱۰٫۰۰	روپے
مکرمہ	مسز رشیدہ سید مہربان علی شاہ صاحب پشاور	۸۵٫۰۰	روپے
"	عزیزہ بیگم صاحبہ زوجہ میجر غلام احمد صاحب لاہور	۵۰٫۰۰	روپے
"	صفیہ بشیر صاحبہ زوجہ شیخ محمد اقبال صاحب کوئٹہ	۱۰٫۰۰	روپے
	لجنہ لائلپور	۱۰۰٫۰۰	روپے
	لجنہ بورے والا ضلع ملتان	۱۰٫۵۰	روپے
	لجنہ انور آباد	۹٫۰۰	روپے
	لجنہ لاہور	۱۷٫۰۰	روپے

جماعت احمدیہ خوشاب کا تربیتی جلسہ

مورخہ ۴ راگست ۱۹۷۲ء کو مسجد احمدیہ خوشاب میں بعد نماز جمعہ جماعت احمدیہ خوشاب کا تربیتی اجلاس زیر صدارت مکرم ملک فیروز صاحب صدر جماعت احمدیہ منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی کے بعد مکرم بشیر احمد صاحب قریشی نے عظمتِ قرآن کریم کے بارہ میں حضرت مسیح پاک علیہ السلام کا ایمان افروز اقتباس پڑھ کر سنایا۔ ان کے بعد مکرم عبد الستار خان صاحب (واقف عارضی) نے "رضائے خداوندی کی راہیں" کے موضوع پر نہایت مدلل اور ایمان افروز تقریر فرمائی۔ آپ نے قرآن کریم، احادیث نبویہ (صلعم) اور حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی کتب سے قرب الٰہی حاصل کرنے کے ذرائع بیان فرمائے اور بتایا کہ خدا کے قرب کے پانے کا سب سے بڑا ذریعہ اسلام ہے۔ کیونکہ اسلام کے ذریعہ ہمارے نفسانی جذبات پر موت آتی ہے اسلام کی حقیقت بیان کرتے ہوئے بتایا کہ اسلام وہ جلتی ہوئی آگ ہے جو ہماری سفلی زندگی کو بھسم کر کے اور ہمارے باطل معبودوں کو جلا کر سچے اور پاک معبود کے سامنے ہماری جان اور ہمارے مال اور ہماری آبرو کی قربانی پیش کرتی ہے۔ آپ کی اس تقریر کے بعد اجتماعی دعا ہوئی اور جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(مولوی) عبد الکریم خان سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ خوشاب

قائدین خدام الاحمدیہ کی اہم ذمہ داری

مرکز کو ہر ماہ باقاعدگی سے اپنی رپورٹ بھجوانا ہر قائد مجلس کی اہم ذمہ داری ہے۔ ماہ ظہور (اگست) ختم ہو رہا ہے لیکن بہت کم مجالس نے ماہ وفا (جولائی) کی رپورٹ بھجوائی ہے۔ قائدین مجالس سے گذارش ہے کہ جنہوں نے ابھی ماہ احسان و وفا (جون و جولائی) کی رپورٹیں ابھی تک نہیں بھجوائیں۔ وہ جلد از جلد تیار کر کے بھجوائیں نیز قائدین ماہ ظہور (اگست) کی رپورٹیں ۵ تاریخ سے پہلے بھجوانا نہ بھولیں (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستِ دعا

مکرم چوہدری حفیظ احمد صاحب قائد آباد ضلع سرگودھا کی اہلیہ محترمہ کو ایک حادثہ میں سخت چوٹیں آئی ہیں احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کامل و عاجل عطاء فرمائے آمین۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

۵-۶-۷ اخاء ۱۳۵۱ ہش (اکتوبر) بروز جمعرات جمعہ ہفتہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع ربوہ میں منعقد ہوگا۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

عطیہ جات برائے دار الاقامۃ النصرۃ ربوہ

(از نگران دار الاقامۃ النصرۃ ربوہ)

دوستوں کو علم ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی کے فیصلہ کے مطابق ۱۹۶۲ء سے ربوہ میں ایک ہوسٹل بنام دار الاقامۃ النصرۃ قائم ہے جس میں نادار اور یتیم طلباء رہائش رکھتے ہیں۔ اس ادارے کے تمام اخراجات جماعت کے عطیہ جات سے پورے کئے جاتے ہیں۔ اس ادارے کے لئے یہ دوست ماہوار عنایت فرماتے ہیں۔

محترم سید عبد الرزاق شاہ صاحب
محترمہ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا
محترم حضرت مولوی محمد دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ
" مرزا غلام احمد صاحب
" ڈاکٹر محمود احمد ظفر صاحب تنزانیہ
" مولوی سلطان محمود صاحب انور
" ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب
" بشیر احمد صاحب خادم
" نصر اللہ خان ناصر صاحب
" نور احمد مرتضیٰ صاحب
" ڈاکٹر ناصر احمد صاحب پروازی
محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی
محترم شیخ فضل احمد صاحب
" حکیم محمد اسلم صاحب فاروقی از طرف والد صاحب مرحوم
" منیر مسعود صاحب از طرف چوہدری نور الدین جہانگیر صاحب مرحوم
" ڈاکٹر مرزا عبد الرحیم صاحب
" چوہدری کریم احمد صاحب کراچی
محترمہ نسیم اختر صاحبہ بہاول نگر
" اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر سید جنود اللہ صاحب ترکی مرحوم
" مجیدہ شاہنواز صاحبہ کراچی
" تسنیم بیگم صاحبہ چک ۲۶ گجرات

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب
محترمہ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا
محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب
" چوہدری عبد الواحد صاحب
" میاں غلام محمد صاحب اختر
محترمہ بیگم صاحبہ مکرم ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب سرگودھا
محترم گیانی عباد اللہ صاحب
" مختار احمد صاحب ہاشمی
" حمید احمد خالد صاحب
" مولوی رشید احمد چغتائی صاحب
" مرزا محمد حسین صاحب کراچی
" صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب
" شیخ فضل احمد صاحب از طرف حضرت شیخ محمد الدین صاحب سابق مختار عام۔ P.T.O
محترمہ ثریا بیگم صاحبہ (از طرف ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب کاٹھی مرحوم)
محترم ناصر احمد صاحب راولپنڈی
محترمہ بیگم امینہ عنایت صاحبہ کراچی
" امۃ الحفیظ صاحبہ (از طرف مرزا عبد الحمید صاحب مرحوم)
" قدیرہ رشید صاحبہ (از طرف عصمت النساء بیگم مرحومہ)
" زہرہ رؤف لودھی صاحبہ ملتان

اور بعض دوست گاہے گاہے بھجواتے رہتے ہیں چنانچہ جن دوستوں نے ماہ ہجرت (مئی) سے ماہ وفا (جولائی) تک عطیہ جات بھجوائے ہیں ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔

مکرم	غلام مصطفےٰ صاحب چک ۴۲ سرگودھا	۵٫۰۰	روپے
"	غلام احمد صاحب خادم شاہد	۲٫۵۰	روپے
"	ڈاکٹر اقبال احمد خان صاحب مظفر گڑھ	۹۰٫۰۰	روپے
مکرمہ	اہلیہ صاحبہ محمد اسماعیل صاحب وسیم	۴۰٫۰۰	روپے
مکرم	نواب زادہ محمد امین خان صاحب بنوں	۵٫۰۰	روپے
"	عبد السلام منیر صاحب ابن ملک غلام نبی صاحب	۲٫۰۰	روپے
"	محمد عبد القدیر صاحب قاضی احمد سندھ	۳۰٫۰۰	روپے
"	عبد الشکور صاحب مبلغ سلسلہ (از طرف عبد الصبور سعدیہ)	۲۰٫۰۰	روپے
مکرمہ	رضیہ فردوس صاحبہ بنت پروفیسر محمد ابراہیم صاحب ناصر مرحوم	۲۰٫۰۰	روپے
مکرم	چوہدری محمد نعیم صاحب کراچی	۱۷۰٫۰۰	روپے
مکرمہ	بیگم صاحبہ مکرم حمید احمد صاحب خالد	۱٫۰۰	روپے
مکرم	نواب محمد احمد صاحب	۱۳۰٫۰۰	روپے
"	حامد کریم محمود صاحب متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ	۲٫۰۰	روپے
مکرمہ	بیگم صاحبہ ڈاکٹر محمد اقبال صاحب لاہور	۱۰۰٫۰۰	روپے
مکرم	خلیل احمد صاحب لاہور	۱۰٫۰۰	روپے
"	چوہدری مبشر احمد صاحب کراچی ۲	۱۰٫۰۰	روپے
"	سید ناصر احمد [illegible] علی صاحب کراچی ۱۶	۳۰٫۰۰	روپے
"	نسیم احمد صاحب باجوہ متعلم جامعہ احمدیہ	۳٫۰۰	روپے
"	سعید احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ	۱٫۰۰	روپے
"	سید [illegible] احمد صاحب	۱٫۵۰	روپے

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنی جوانی کے ایام کو اسلام کے احکام کے ماتحت گزارنے کی کوشش کرو

اپنے تمام قویٰ اور اپنی تمام طاقتوں کو برمحل استعمال کر کے اُن سے صحیح رنگ میں کام لو

فرمودہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

"اخلاق اور اسلامی تعلیم پر عمل شروع میں کڑوا معلوم ہوتا ہے مگر ان چیزوں کا نتیجہ بڑا میٹھا ہوتا ہے۔ پس میں اپنی جماعت کے نوجوانوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اپنے اخلاق میں تغیر پیدا کریں۔ اور اپنی جوانی کو اسلام کے رنگ میں رنگین کرنے کی کوشش کریں۔ اگر آج وہ اپنے جذبات پر قابو رکھیں گے۔ اپنے اخلاق کو درست کریں گے اور اپنی جوانی کے ایام کو اسلامی تعلیم کے ماتحت بسر کرنے کی کوشش کریں گے تو ان کا بڑھاپا نہایت خوبصورت ہوگا اور وہ اپنی عمر کے آخری ایام اللہ تعالیٰ کی عبادت میں پورے اطمینان اور سکون کے ساتھ گزار سکیں گے۔ لیکن اگر آج انہوں نے اپنے جذبات پر قابو نہ رکھا اور اپنی جوانی کے ایام اسلام کے خلاف عمل کرتے ہوئے بسر کر دیئے تو اُن کا بڑھاپا ان کے لئے عبادت کا وقت نہیں ہوگا۔ بلکہ وہ شیطان کی جنگ میں ہی اپنی عمر کے آخری ایام ضائع کر دیں گے۔ انسان جوانی میں کئی قسم کی حرکات کر بیٹھتا ہے جن پر بڑھاپے میں اسے افسوس آتا ہے اور کہتا ہے کاش میں ایسا نہ کرتا مگر اس وقت عادتیں پڑ چکی ہوتی ہیں۔ اور انسان باوجود کوشش اور خواہش کے ان عادتوں کو نہیں چھوڑ سکتا۔ وہ دیکھتا ہے کہ موت قریب آتی جا رہی ہے عمر گھٹتی جا رہی ہے۔ زندگی کے دن بہت تھوڑے رہ گئے ہیں مگر ادھر اسے نظر آتا ہے کہ فلاں بدی میرے اندر پائی جاتی ہے فلاں برائی میرے اندر موجود ہے۔ پس وہ دل ہی دل میں کڑھتا ہے اور بجائے اس کے کہ خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرے شیطان کے ساتھ جنگ کرتے ہوئے اپنی زندگی کے آخری ایام گزار دیتا ہے۔ پس اپنی جوانی کے ایام کو اسلام کے احکام کے ماتحت گزارنے کی کوشش کرو۔ اپنے جوشوں سے ناجائز فائدہ نہ اٹھاؤ بلکہ اپنے تمام قویٰ اور اپنی تمام طاقتوں کو برمحل استعمال کر کے ان سے صحیح رنگ میں کام لو۔ اگر تم اپنی طاقتوں سے صحیح طور پر فائدہ اٹھاؤ گے تو یاد رکھو جس طرح دریاؤں سے نہریں نکلتی اور بڑے بڑے علاقوں کو سرسبز و شاداب کر دیتی ہیں۔ اسی طرح تم دُنیا کو فائدہ پہنچاؤ گے۔ لیکن اگر تم اپنی طاقتوں سے ناجائز فائدہ اٹھاؤ گے تو جس طرح سندھ کے دریا نے طغیانی سے ضلعوں کے ضلعے تباہ کر دیئے ہیں اسی طرح تم دُنیا کے امن کو تباہ و برباد کرنے والے ثابت ہو گے۔ انسان کو خدا تعالیٰ نے جو طاقتیں اور قوتیں دی ہیں وہ درحقیقت ایک دریا کی طرح ہیں۔ اگر ان طاقتوں سے صحیح فائدہ اٹھایا جائے۔ تو وہ نہروں کی طرح دنیا کو فائدہ پہنچاتی ہیں۔ لیکن اگر ان کو کھلا چھوڑ دیا جائے تو طغیانی والے دریاؤں کی طرح اردگرد کی تمام چیزوں کو ویران کر دیتی ہیں۔"

(الفضل ١٦ اگست ١٩٤٢ء)

ولادت

میری بیٹی عزیزہ بشریٰ شہناز بیگم میجر داؤد احمد گھگھلوں کو اللہ تعالیٰ نے ۱۷ اگست کو پہلا بچہ عطا فرمایا ہے۔ نومولود چوہدری محمد اکرم صاحب گھلوں آف حیدرآباد سندھ کا پوتا ہے۔ بچہ کا نام سلمان داؤد کاشف تجویز ہوا ہے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو درازیٔ عمر عطا کرے اور سلسلہ کا خادم بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین ہو۔

(والدہ شیخ مظفر احمد درک مجاہد مغل پورہ لاہور)

عشرہ وصولی تحریک جدید

جائیں جن سے آپ یا آپ کے مقرر کردہ نمائندے چندہ کی ادائیگی کے بارہ میں رابطہ قائم نہ کر سکیں تحریک کریں جمعۃ المبارک کے اجتماع میں امیر صاحب یا مربی صاحب کے ذریعہ عشرہ وصولی کا اعلان نشر کرنے کے علاوہ مسجد کے نوٹس بورڈ پر بھی اعلان تحریر کر دیا۔ مجلس میں وصولی کے سلسلہ میں وفود بنا کر حلقوں کا دورہ کیا جائے بہرحال اس عشرہ کو پوری ہمت طاقت اور عزم و حوصلہ سے کام لے کر کامیاب بنائیں گیارہ تحریک کو موصول شدہ چندہ مع تفصیل امیر صاحب مقامی کو ادا کر کے رسید حاصل کر لیں۔ اور اپنی کوششوں کے نتائج مطبوعہ عشرہ فارم کے ذریعہ دفتر مرکزیہ کو ارسال کریں۔ نیز اس کی ایک کاپی مکرم وکیل المال صاحب اوّل تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ کو بھی ارسال کریں۔ نمایاں کام کرنے والے قائدین کے اسماء سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں بغرض دعا پیش کئے جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ اس عشرہ تحریک جدید کے سلسلہ میں مجلس کی کوششوں میں برکت ڈالے اور بیش از بیش نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

پلاٹ قابل فروخت

محلہ دارالعلوم شرقی میں ایک خالی پلاٹ رقبہ قریباً سوا کنال قیمت کا فیصلہ زبانی یا بذریعہ خط و کتابت

میاں عبدالحق رامہ ۲/۵ دارالرحمت شرقی ربوہ

مکتبہ فیض عام ربوہ

کی طرف سے ۱۲ اگست کے الفضل میں قیمت کے اندراج میں غلطی ہوگئی تھی احباب درست فرمالیں

پہلے پانچ پارے بطرز تیسیر القرآن

بڑی سائز ۲۰×۲۶

لکھائی عمدہ کاغذ اعلیٰ

قیمت تیس روپے سیکڑہ اور فی پارہ چالیس پیسے ہوگی۔ (مینیجر مکتبہ فیض عام ربوہ)

دعائے مغفرت

میری بھاوجہ محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ برادرم محترم ڈاکٹر مرزا عبدالقیوم صاحب امیر جماعت احمدیہ نوشہرہ طویل علالت کے بعد ۲۶/۸ کو ۸ بجے شب نوشہرہ میں انتقال فرما گئیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

میت بذریعہ ٹرک ربوہ ۲۷ کی شام کو لائی گئی۔ ازراہ شفقت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے بعد نماز مغرب مرحومہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور برادرم ڈاکٹر مرزا عبدالقیوم صاحب سے تعزیت فرمائی۔ مرحومہ نے ۱/۸ حصہ جائداد کی وصیت کی ہوئی تھی بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی جس کے بعد مولانا ابوالعطاء صاحب نے دعا کرائی۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ مرحومہ کی بلندی درجات کے لئے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ (مرزا عبدالسمیع سٹیشن ماسٹر ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

حیدرآباد۔ ۳۰ اگست۔ شہر حیدرآباد میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے گورنر سندھ میر رسول بخش تالپور نے کہا کہ حکومت امن و امان قائم رکھے گی اور شر پسند عناصر کو یہ اجازت ہرگز نہ دی جائے گی کہ امن پسند عوام کی جان و مال و عزت و آبرو سے کھیلیں۔ گورنر سندھ نے کہا حکومت کا اولین فرض ہے کہ وہ عوام کو پورا پورا تحفظ دے اور امن امان اور سکون کی فضا برقرار رکھے تاکہ روزمرہ کا کاروبار زندگی حسب معمول جاری رہے۔

اسلام آباد ۳۰ اگست۔ چینی وفد کے قائد چینی نائب وزیر خارجہ مسٹر چیاؤ کوان ہوا اور پاکستان کی وزارت خارجہ کے سیکرٹری مسٹر افتخار علی کے درمیان کل صبح بات چیت کا دوسرا دور شروع ہوا۔ بات چیت تین گھنٹے جاری رہا اور اس میں شملہ معاہدہ کے بعد برصغیر میں پیدا ہونے والی صورت حال کا جائزہ لیا گیا۔ بات چیت نہایت دوستانہ ماحول میں ہوئی اور فریقین نے کھل کر تبادلہ خیالات کیا۔

راولپنڈی۔ ۳۰ اگست۔ چین کے نائب وزیر خارجہ مسٹر چیاؤ کوان ہوا نے جو سہ رکنی وفد لے کر پاکستان آئے ہوئے ہیں کل تیسرے پہر ایوان صدر میں صدر مملکت مسٹر ذوالفقار علی بھٹو سے ملاقات کی ان کے ساتھ چینی سفیر متعینہ پاکستان اور وفد کے ارکان بھی تھے۔ اس موقعہ پر وزارت خارجہ پاکستان کے سیکرٹری مسٹر افتخار علی مسٹر آغا شاہی اور دفتر خارجہ کے چند دیگر اعلیٰ حکام بھی موجود تھے۔